تبصرے

روح اللغت ۔ مرتبہ مولانا محمد جمیل بجنوری۔ تقطیع خورد ضخامت ۹۴ صفحات کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت مجلد عہ پتہ :۔ علمی مرکز جبیب والہ ضلع بجنور (یوپی)

عربی زبان کی جہاں اور بہت سی خصوصیات ہیں ایک خصوصیت یہ بھی ہو کہ اکثر و بیشتر الفاظ کے اصل مادہ میں کسی خاص معنی کی رعایت ہوتی ہو اور اس کے تمام مشتقات میں وہی معنیٰ ملحوظ ہوتے ہیں مثلاً ج۔ ن سے جو لفظ بھی مشتق ہوں اُس میں پوشیدگی کے معنیٰ پائے جائیں گے مثلاً جن۔ جناں جنین۔ جنون وغیرہ ہمارے استاذ ادب مولانا محمد اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا خاص ذوق تھا اور وہ اپنے درس میں الفاظ مفردہ پر کلام کرتے ہوئے اس چیز کو خاص طور پر بڑی اہمیت سے بیان کرتے تھے۔ لائق مؤلف نے جو خود گلشن اعزازی کے خوشہ چین ہیں حضرت الاستاذ کے انھیں افادات کی روشنی میں اس کتاب میں پہلے لفظ کے اصل مادہ کے معنیٰ بیان کئے ہیں اور اس کے بعد کتب لغت کی مدد سے اس کے متعدد مشتقات بیان کر کے اُن کے معانی لکھے گئے ہیں اور درمیان میں موقع بموقع عربی اشعار یا قرآن مجید کی آیات سے استشہاد بھی کرتے گئے ہیں۔ اس خاص ترتیب کے پیش نظر یہ کتاب اردو زبان میں غالباً اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہو اور اس لئے عربی زبان کے طلبار کے لئے بقامت کہتر ہونے کے باوصف بقیمت بہتر ہو عام اُردو خواں حضرات بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

یورپ نامہ۔ حصہ اوّل از حکیم محمد سعید صاحب دہلوی۔ تقطیع متوسط ضخامت پانچسو صفحات۔ کتابت و طباعت اعلیٰ۔ قیمت مجلد شے آٹھ روپیہ۔ پتہ :۔ ہمدرد اکیڈمی۔ نیو ٹاؤن۔ کراچی ۔ ۵

لائق مصنف حکیم حاجی عبدالحمید صاحب متولی ہمدرد دواخانہ دہلی کے برادر عزیز ہیں۔ طب یونانی کے اس دورِ انحطاط و کس مپرسی میں قدرت نے ان دو بھائیوں سے اس فن شریف کے لئے مسیحائی کا کام لیا ہو چنانچہ ان دونوں بھائیوں کی غیر معمولی محنت و انہماک۔ ذوقِ تحقیق و جستجو اور طب کے ساتھ قلبی و روحانی لگاؤ

کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ہمدرد دواخانہ غالباً دنیا کا سب سے بڑا طبّی ادارہ ہے اور انہیں کی کوششوں کا یہ اثر ہے کہ بڑے بڑے مدعی بھی اب طب یونانی کو ایک سائنٹیفک طریقۂ علاج تسلیم کرنے لگے ہیں اور یہ فن اس لائق ہے کہ ایلوپیتھک کے ساتھ چشمک زنی کرسکے، جیسا کہ حکیم عبدالحمید صاحب نے مذکورہ بالا کتاب کے مقدمہ میں خود لکھا ہے "طب اور سیاحت ہماری تاریخ میں لازم و ملزوم رہے ہیں" خالص علمی و فنی اور تحقیقی ذوق نے دونوں بھائیوں کو سیر و سیاحت کا بھی بڑا شوقین بنا یا ہے جس طرح بن پڑتا ہے وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی نئے خطۂ عالم کو دیدۂ بینا سے دیکھ آتے ہیں اور سفر کے تجربات و معلومات سے فن کی توسیع و ترقی میں کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ یورپ کا دورہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں پہلے ترکی پہونچے، پھر یوگوسلاویہ آسٹریا، سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ اور انگلینڈ۔ فرانس وغیرہ کی سیاحت کی زیر تبصرہ کتاب جو صرف جلد اوّل ہے اسی سیاحت کی روداد ہے جو مذکورہ بالا پہلے چار ملکوں کی داستان سفر پر مشتمل ہے۔ پوری کتاب پانچ جلدوں میں تمام ہوگی۔ اردو میں یورپ کے متعدد سفر نامے لکھے گئے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سفرنامہ سب پر سبقت لے گیا ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ دوسری زبانوں میں بھی اس نوع کا جامع، پُر از معلومات اور بصیرت افروز سفرنامہ کم ہی ملیگا۔ اگرچہ بنیادی طور پر سیاحت کا مقصد یورپ میں صنعت دواسازی، اس کے کارخانے اور جدید طریقہائے علاج کے ترقی یافتہ اداروں کا مطالعہ و مشاہدہ تھا۔ لیکن چونکہ سیاحوں کا ذوقِ تحقیق و جستجو فطری اور ہمہ گیر تھا۔ اس لئے جہاں کہیں گئے اور جس ملک کی سیر کی اُس کی ایک ایک چیز کو غور سے دیکھا اس کی قدیم و جدید تاریخ کا مطالعہ کیا۔ اُس کے آثارِ قدیمہ اور مآثر جدیدہ، لوگوں کی تہذیب و معاشرت، اُن کا کلچر اور زبان یہاں تک کہ اُن کے کھانے اور سیر و تفریح کے ادارے ایک طالب علم کی نگاہ سے دیکھے۔ پھر اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ لائق دوسرے فنی اور شخصی کمالات و اوصاف کے علاوہ اردو زبان کے شگفتہ نگار ادیب بھی ہیں، سلاستِ بیان کے ساتھ کہیں کہیں ظرافت کے ہلکے پھلکے چھینٹے لطف پیدا کردیتے ہیں، اس حصہ میں سب سے پہلے ذکر ترکی کا ہے۔ پانسو صفحات کی کتاب میں پونے تین سو صفحات اسی ملک کے تذکرہ کی نذر ہوگئے ہیں۔ مصنف نے یہاں کے چپّہ چپّہ کو جہاں تک ممکن ہوسکا ہے، عبرت اور عقیدت دونوں کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اسی کے "تاریخی، اقتصادی، سیاسی، معاشرتی اور مذہبی

احوال و مسائل پر اس تفصیل اور جامعیت سے گفتگو کی ہو کہ یہ حصہ صرف سفرنامہ نہیں رہا بلکہ تاریخ ترکی بن گیا ہو۔ مصنف کے اسلامی جذبات اس کی سطر سطر سے تراوش کرتے ہیں۔ کتاب کا مقدمہ برادر بزرگ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے لکھا ہو اور وہ بھی خاصہ کی چیز ہے۔ علاوہ ازیں خاص خاص چیزوں، مقامات اور اشخاص و افراد کے فوٹو بھی اس میں کثرت سے شامل ہیں۔ غرض کہ کتاب بڑی مفید، معلومات افزا اور دلچسپ ہو۔ اربابِ ذوق کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے ۔"

ادبی نقوش ۔ از مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۹۲ صفحات کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلّد پانچ روپیہ۔ پتہ:۔ ادارہ فروغ اردو لکھنؤ۔

یہ کتاب شاہ صاحب کے ان ادبی اور تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہو جو معارف میں چھپے یا بعض ادبی مجلسوں میں پڑھے گئے۔ یہ مضامین تعداد میں نو ہیں اور شاہ صاحب نے دیباچہ میں اب اس نوع کے مضامین سے بیزاری اور بے تعلقی بھی ظاہر کی ہو لیکن واقعہ یہ ہو کہ ادبی اور تنقیدی نقطۂ نظر سے یہ سب مضامین اور خصوصًا پہلا مضمون" اردو شاعری میں ہندو کلچر اور ہندوستان کے طبعی اور جغرافی اثرات" دوسرا "کیا اقبال فرقہ پرست شاعر تھے" اور آٹھواں مقالہ" اردو زبان کی علمی، لسانی اور تمدنی اہمیت، بڑے اہم اور قابل قدر مضامین ہیں اور اس لائق ہیں کہ اردو زبان و ادب کے طلبا ان کا مطالعہ کریں۔

نساخ سے وحشت تک ۔ از جناب سیّد لطف الرحمٰن صاحب تقطیع خورد ضخامت ۲۴۸ صفحات۔ کتابت وطباعت بہتر۔ قیمت مجلّد پتہ عثمانیہ بکڈپو ۱۰۴ لوئر چیت پور روڈ، کلکتہ ۔۱

اردو زبان کی جاذبیت اور اس کے ہمہ گیر اوصاف و کمالات کا اثر تھا کہ دہلی اور لکھنؤ سے نکل کر پورے ملک (غیر منقسم ہندوستان) میں پھیلی اور پھولی پھلی اور کوئی گوشہ ایسا نہیں ہو جس میں اس زبان کے شعرا اور ادیب پیدا نہ ہوئے ہوں۔ چنانچہ بنگال بھی اس کے حسن فسونساز کا شکار رہا اور یہاں اُردو کے ایسے باکمال شاعر اور ادیب کثرت سے پیدا ہوئے جن کے تذکرہ کے بغیر اردو ادب کی کوئی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔ انھیں باکمال اور نامور شاعروں میں خان بہادر عبدالغفور نساخ۔ سید محمد عصمت اللہ انسخ ابوالقاسم محمد شمس اور خانبہادر سید رضا علی وحشت تھے۔ اس کتاب میں انھیں چار شعرائے کرام کا جو ایک ہی